صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 45

منگل 8 نومبر 2016ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

منگل 8 نومبر 2016ء 7 صفر 1438 ہجری 8 نبوت 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 253

کامل راہ نما

اپنی تدبیر و تفکر سے نہ ہرگز کام لے
راہ نما ہے تیرا کامل راہ اُو محکم بگیر
آسماں کے راستوں سے ایک تو ہے باخبر
ورنہ بھٹکے پھر رہے ہیں آج سب برنا و پیر
ذرہ ذرہ ہے جہاں کا تابع فرمان حق
تم ترقی چاہتے ہو تو بنو اس کے اسیر

(حضرت مصلح موعود)

بیت محمود ریجائنا، کینیڈا کا افتتاح۔ اللہ تعالیٰ کے شکر، مالی قربانی اور بیوت کی آبادی سے متعلق عہدیداران اور ذیلی تنظیموں کو تلقین

جان، مال، وقت کو قربان کرنا جماعت احمدیہ کا مزاج ہے کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کو مقصود بنایا ہے

رضا کارانہ کام سے بیت الذکر تعمیر کرنے کی جو ایک اچھی روایت قائم کی ہے اسے اب جاری بھی رکھنا چاہیے جہاں تک ہو سکے رقم بچانے کی کوشش کرنی چاہیے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 4 نومبر 2016ء بمقام بیت محمود، ریجائنا، کینیڈا کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 4 نومبر 2016ء کو خطبہ جمعہ سے قبل بیت محمود، ریجائنا، کینیڈا کا تختی کی نقاب کشائی کر کے افتتاح فرمایا اور دعا کروائی بعدازاں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو پاکستانی وقت کے مطابق جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی شب ساڑھے بارہ بجے مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہِ راست نشر ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ التوبہ آیت 19 کی تلاوت فرمائی اور فرمایا: الحمدللہ جماعت احمدیہ ریجائنا کو بھی اللہ تعالیٰ نے بیت الذکر بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔ بڑی خوبصورت بیت ہے۔ یہاں جماعت کی تعداد، اردگرد کے علاقوں سمیت 160 ہے اور بیت الذکر میں 400 افراد نماز پڑھ سکتے ہیں اور 100 افراد کی مزید گنجائش نکل سکتی ہے۔ گویا بیت الذکر موجودہ ضرورت سے تین گنا بڑی ہے۔ اس کے اخراجات بھی مقامی جماعت نے ہی ادا کئے ہیں۔ اس بیت کے لئے کم سے کم ٹینڈر بھی 2.8 ملین کا تھا جبکہ باقی اخراجات ملا کر 3.5 ملین بنتا تھا۔ لیکن کل خرچ 1.6 ملین ہوا۔ نصف سے کم رقم میں بیت تیار ہوگئی یقیناً ایک دنیا دار اس کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔ کیونکہ اسے نہیں پتا قربانی کیا ہوتی ہے اور حضرت مسیح موعود کی جماعت نے قربانیوں کے کیا معیار قائم کئے ہیں۔ جان، مال، وقت کو جو قربان کرنے کی مثالیں ملتی ہیں وہ بھی حضرت مسیح موعود کی جماعت میں ملتی ہیں۔ یہ مزاج ہر جگہ جماعت احمدیہ کا ہے۔ دنیا کے کسی بھی خطے کے رہنے والے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ قربانی کی توفیق دیتا ہے اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کو مقصود بنایا ہے۔

حضور انور نے جماعت کی نصف سے زائد رقم بچا لینے والے سسکاٹون کے تین بھائیوں، دیگر رضا کار جن میں مقامی لوگوں اور دیگر جماعتوں کے احمدی احباب اور لجنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ان لوگوں نے اپنے روپے اور وقت کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ تقریباً ساڑھے 41 ہزار گھنٹے کام کیا ہے۔ یہ جذبہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ احمدیوں میں نظر آتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: ایک طرف بعض لوگ بدامنی پھیلانے میں مصروف ہیں تو دوسری طرف احمدی ترقی یافتہ اور دنیاوی ترجیحات میں بڑھتے ہوئے ملک میں اللہ تعالیٰ کا گھر تعمیر کرنے کے لئے اپنا مال اور وقت پیش کر رہے ہیں۔ اس لئے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کا گھر تعمیر کرتا ہے وہ جنت میں اپنے لئے گھر تعمیر کرتا ہے۔ ان بیوت کی تعمیر میں یہ قربانی اس لئے ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کریں وہاں دین کے بارہ میں غلط تصور دنیا کے ذہنوں میں سے نکالیں۔ دنیا کو بتائیں کہ ہماری بیوت اور تعلیم دنیا میں فساد اور تباہی کا ذریعہ نہیں بلکہ دنیا و آخرت میں بھلائی کا اور اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کی محبت دنیا میں قائم کرنے اور اس کا حق ادا کرنے کا ذریعہ ہے۔ فرمایا: اس بیت الذکر کی تعمیر سے کینیڈا کی جماعت کو یہ اعزاز بھی ملا کہ پہلی دفعہ احمدی رضا کاروں نے اکثر کام کر کے جماعت کی رقم بچائی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام قربانی کرنے والوں کے مال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے حضور انور نے چھوٹی بیوت الذکر بنانے کے پروگرام کا ذکر فرما کر توجہ دلائی کہ ہمارے وسائل ایسے نہیں کہ ہر جگہ بیت الذکر بنا سکیں۔ اس لئے یہ جو رضا کارانہ کام شروع کیا ہے بیت الذکر تعمیر کرنے میں ایک اچھی روایت قائم کی ہے اسے اب جاری بھی رکھنا چاہیے جہاں تک ہو سکے رقم بچانے کی کوشش کرنی چاہیے حضور انور نے بیوت کے قیام کی اغراض حضرت مسیح موعود کے اقتباس کی روشنی میں بیان کر کے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی خواہش کو پورا کرنے کیلئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے اور یہ شرط یاد رکھیں کہ اخلاص جو صرف وقتی جذبہ اور جوش نہ ہو بلکہ مقاصد کو بھی پورا کرنے کی ضرورت ہے۔ نام ونمود مدنظر نہ ہو خالصۃً للہ بیت کی تعمیر ہو۔

بیوت الذکر کے لئے وقت دینے والوں پر اللہ کے احسانات کا ذکر کر کے فرمایا: اللہ بغیر نوازے نہیں چھوڑتا۔ نیت کی نیکی شرط ہے۔ اللہ تعالیٰ پھر نوازتا بھی ہے۔ حضور انور نے احباب جماعت کو اللہ تعالیٰ کے شکر، بیوت الذکر کا حق ادا کرنے، قیام نماز، انفاق فی سبیل اللہ، بیوت کی آبادی سے متعلق عہدیداران اور ذیلی تنظیموں کو توجہ دلائی اور فرمایا: بیت الذکر کی تعمیر پر اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری اس رنگ میں کریں کہ یہاں کے ہر شخص تک دین کا پیغام پہنچائیں۔ یہ اللہ کی شکرگزاری کے ساتھ لوگوں کا حق ادا کرنا بھی ہے۔ اور یہ ان لوگوں کا حق ہے کہ ان کو حقیقی پیغام دیں اور گند سے باہر لائیں۔ بعض لحاظ سے آزادی کے نام پر اخلاقی طور پر یہ لوگ دیوالیہ ہو چکے ہیں۔ آج دنیا کو ہلاکت سے بچانا احمدیوں کا کام ہے لیکن اس کے لئے شرط وہی ہے کہ ہمارے قدم آگے بڑھیں۔ ہر احمدی کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ دنیا کو بچائے جو دنیا خدا کو بھول رہی ہے اس کو بچائیں۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو حضرت مسیح موعود کے درد کو محسوس کرنا چاہیے اور اپنے وہ نمونے قائم کرنے چاہئیں جو جماعت اور حضرت مسیح موعود کی نیک نامی کا باعث بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ ہمارا کل ہمارے آج سے بہتر ہو ہمارے بچے اور نسلیں اس بات کو سمجھنے والی ہوں کہ ان کے ماں باپ نے جو قربانی کی، بیوت الذکر بنائیں، دعوت الی اللہ کے کام کئے اور بچوں کو دین کو دنیا پر قائم رہنے کی تلقین کی وہی حقیقی دولت ہے جو انہوں نے چھوڑی ہیں پھر آئندہ نسلیں یہ سوچ پیدا کرتی چلی جائیں اور یہ سلسلہ یونہی چلتا رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ہماری آئندہ نسلیں بھی سمیٹتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین۔

40 نفلی روزوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 7۔ اکتوبر 2011ء کو دعاؤں اور عبادات کے ساتھ ساتھ نفلی روزہ رکھنے کی تحریک فرمائی تھی۔ حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ 12 فروری 2016ء کے خطبہ جمعہ میں چالیس نفلی روزوں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا۔

”چند سال ہوئے مَیں نے بھی کہا تھا کہ جماعت کو روزے رکھنے چاہئیں اور جماعت میں ابھی تک بعض ایسے ہیں جو اس پر قائم ہیں اور روزے رکھتے ہیں۔ کم از کم اب ہمیں چاہئے کہ چالیس روزے ہفتہ وار ہی رکھیں۔ یعنی چالیس ہفتوں تک خاص طور پر روزے رکھیں، دعائیں کریں، نفل ادا کریں اور صدقات دیں۔ کیونکہ بعض جگہ جماعت کے جو حالات ہیں ان میں بہت زیادہ سختی اور شدت آتی جا رہی ہے۔ جب ہم اللہ تعالیٰ کے حضور چلّائیں گے تو جس طرح بچے کے رونے سے ماں کی چھاتیوں میں دودھ اتر آتا ہے، آسمان سے ہمارے رب کی نصرت...... نازل ہوگی اور وہ روکیں اور مشکلیں جو ہمارے راستے میں ہیں وہ دُور ہو جائیں گی۔“

(روزنامہ الفضل 22 مارچ 2016ء)

پھیپھڑوں کے مریض متوجہ ہوں

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں پھیپھڑوں کے مریضوں کے علاج کیلئے ڈاکٹر صاحب تشریف لا چکے ہیں۔ ضرورتمند مرد وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ مورخہ 14 نومبر 2016ء تک ڈاکٹر صاحب سے استفادہ کیلئے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے مندرجہ ذیل فون نمبرز پر رابطہ کریں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ سے رجوع کریں۔

047-6216010,6216011,6216012

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

آج سے مجلس انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ یوکے (UK) کا اجتماع شروع ہو رہا ہے۔ ہمارے اجتماعات کی اصل روح تو یہ ہے جس کے لئے کوشش ہونی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آپس میں محبت واخوت میں بڑھا جائے۔ علمی پروگرام اور مقابلے اس روح کے ساتھ ہونے چاہئیں کہ ہم نے ان باتوں سے کچھ سیکھ کر اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا ہے۔ بعض کھیلوں کے بھی پروگرام ہوتے ہیں تو اس لئے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے صحت مند جسم بھی ضروری ہے ورنہ نہ ہی انصار اللہ کی کھیل کود کی عمر ہے اور نہ ہی بائیس تیئس سال کی عمر کے بعد عموماً عورتیں کھیلوں میں کوئی زیادہ شوق رکھتی ہیں

انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کی ذمہ داریوں کا خلاصہ ان کے اس عہد میں مذکور ہے جسے وہ اپنے اجلاسات میں دہراتے ہیں۔ ان عہدوں کے حوالہ سے انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کو اہم اور زرّیں نصائح

جامعہ احمدیہ یوکے کے ایک بہت پیارے طالبعلم مظہر احسن (مرحوم) کا ذکر خیر اور نماز جنازہ حاضر جو کینسر سے شفا پانے کے بعد سینے کی انفیکشن کی وجہ سے وفات پا گئے۔ مرحوم کی مختلف خوبیوں کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 30 ستمبر 2016ء بمطابق 30 تبوک 1395 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج سے مجلس انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ یوکے (UK) کا اجتماع شروع ہو رہا ہے۔ ہمارے اجتماعات کی اصل روح تو یہ ہے جس کے لئے کوشش ہونی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آپس میں محبت واخوت میں بڑھا جائے۔ علمی پروگرام اور مقابلے اس روح کے ساتھ ہونے چاہئیں کہ ہم نے ان باتوں سے کچھ سیکھ کر اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا ہے۔ بعض کھیلوں کے بھی پروگرام ہوتے ہیں تو اس لئے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے صحت مند جسم بھی ضروری ہے ورنہ نہ ہی انصار اللہ کی کھیل کود کی عمر ہے اور نہ ہی بائیس تیئس سال کی عمر کے بعد عموماً عورتیں کھیلوں میں کوئی زیادہ شوق رکھتی ہیں۔ پس ورزشی مقابلوں کا مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ اپنی جسمانی صحت کی طرف توجہ رہے اور صرف مقابلوں میں حصہ لینے والے نہیں بلکہ دوسرے بھی کم از کم سیر یا پھر ہلکی پھلکی ورزش سے اپنے جسموں کو چست رکھیں۔ تو بہرحال ان اجتماعوں کا اصل مقصد تو یہ ہے کہ ہمیں اپنی دینی اور علمی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کی طرف توجہ ہو۔

صدر صاحب انصار اللہ نے مجھے کہا کہ خطبہ میں انصار کو مخاطب کر کے کچھ کہہ دیں۔ انصار اللہ کی عمر تو ایک ایسی عمر ہے جس میں انسان کی سوچ mature ہوتی ہے، پختہ ہوتی ہے اور خود انہیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہونا چاہئے اور ان ذمہ داریوں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ ایک تو پختہ عمر ہونا اور دوسرے ان بڑی عمر کے لوگوں کی مجلس کا نام انصار اللہ ہونا ہر ممبر کو، ہر احمدی مرد کو جو چالیس سال سے اوپر ہے اپنی ذمہ داری کی ادائیگی کا احساس دلانے کے لئے کافی ہے۔ یہ ذمہ داری یا ذمہ داریاں کیا ہیں جن کو ایک ناصر کو ادا کرنا چاہئے؟ ان کا خلاصہ انصار اللہ کے عہد میں بیان ہو گیا۔

پہلی بات یہ کہ ہر ناصر، ہر شخص جو مجلس انصار اللہ کا ممبر ہے (دین) کی مضبوطی اور احمدیت پر سچے دل سے قائم ہونے کی کوشش کرے اور (دین) کی مضبوطی کے لئے کوشش اپنے علم اور طاقت سے نہیں ہو سکتی۔ (دین حق) اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا دین ہے اور تعلیم کے لحاظ سے کامل اور مکمل دین ہے۔ اس میں کسی انسان نے تو کوئی اور مضبوطی پیدا نہیں کرنی ہے۔ ہاں اپنے آپ کو اس سے مضبوط تعلق پیدا کرنے کے لئے کوشش کی ضرورت ہے تا کہ اس کامل اور مکمل دین کا ہم مضبوط حصہ بن سکیں۔ اور یہ بات خدا تعالیٰ سے تعلق کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور انصار اللہ کے معیار سب سے اعلیٰ ہونے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق نہ ہو جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے خود ہمیں حکم دیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجو، اس کی طرف توجہ دو۔ پس یہ بہت ضروری چیز ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آنے کا حق ادا کرنا ہے۔ جب یہ حق قائم ہو گا تو تبھی احمدیت پر ہم سچے دل سے قائم ہوں گے۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے تکمیل اشاعت (دین) کے لئے حضرت مسیح موعود کو بھیجا ہے اور احمدیت پر سچے دل سے قائم ہونا تبھی ثابت ہو گا جب ہم اشاعت (دین) اور (دعوت الی اللہ) میں بھرپور حصہ لیتے ہوئے اپنے آپ کو انصار اللہ ثابت کریں گے۔ پس ایک تو یہ ذمہ داری ہے۔

پھر آپ نے، انصار نے اپنے عہد میں ایک عہد یہ بھی کیا یا دوسرے لفظوں میں اس ذمہ داری کو نبھانے کا، اٹھانے کا وعدہ اور اعلان کیا کہ خلافت احمدیہ سے وفا کا تعلق اور اس کی حفاظت کے لئے کوشش کریں گے۔ یہ کوشش کس طرح ہو گی؟ یہ کوشش تبھی ہو گی جب انصار خلافت کے کاموں اور پروگراموں کو آگے بڑھانے کے لئے اس کے مددگار بنیں گے اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جب انصار اپنے آپ کو خلیفہ وقت کی باتوں کے سننے کی طرف متوجہ رکھیں گے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس زمانے میں ایم ٹی اے کی نعمت بھی عطا فرمائی ہے جس کے ذریعہ کہیں دُور بیٹھے ہوئے ان باتوں کو سنا جا سکتا ہے۔ پس انصار اللہ کو اپنے آپ کو اس کے ساتھ جوڑنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح یہ بھی عہد کیا کہ اولادوں کو بھی خلافت سے جوڑیں گے تو علاوہ اَور باقی تربیتی باتوں کے اپنی اولادوں کو بھی اس ذریعہ سے خلافت کے ساتھ جوڑ دیں تا کہ نسلاً بعد نسلٍ یہ وفاؤں کے سلسلہ چلتے رہیں اور قائم رہیں تا کہ خدمت (دین) اور اشاعت (دین) کا کام ہمیشہ جاری رہے۔ کیونکہ اشاعت (دین) کا کام حضرت مسیح موعود کے بعد آپ کے ہی اعلان کے مطابق قدرت ثانیہ کے ذریعہ سے ہونا ہے جو نظام خلافت ہے۔ پس اس کے لئے ہر قربانی کے عہد پر نظر رکھیں۔ یہ عہد آپ نے کیا کہ ہر قربانی آپ کریں گے تو اس پر نظر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اسی طرح جیسا کہ میں نے کہا کہ لجنہ اماء اللہ کا اجتماع بھی ہو رہا ہے۔ لجنہ اماء اللہ کا بھی ایک عہد ہے جس کو انہیں ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ اس کے فضل سے لجنہ اماء اللہ کی اکثریت ماشاء اللہ دین پر وفا کے ساتھ قائم ہے۔ اعتقادی لحاظ سے اکثر مضبوط ہیں۔ لیکن ہر لجنہ ممبر کو، ہر احمدی عورت کو اپنی عملی حالتوں کو بھی اس معیار پر لانا ہو گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ لجنہ اماء اللہ کا بھی ایک عہد ہے اور اپنے فنکشنز اور اجتماعوں پر یہ عہد دہراتی بھی ہیں کہ ہم اپنے مذہب کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہیں گی۔ تو پہلی قربانی جو مذہب مانگتا ہے وہ یہ ہے کہ اپنی تمام دنیاوی خواہشات کو پیچھے کر کے اپنی عملی حالت کو مذہب کی تعلیم کے مطابق ڈھالیں۔ ایک احمدی عورت میں سچائی کے اعلیٰ معیار قائم ہونے چاہئیں۔ پھر عورت سے متعلق جو احکامات ہیں اس پر عمل کرنے کی کوشش ہے۔ عورت کو اپنے تقدس اور اپنی عصمت کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو باتیں بتائی ہیں ان میں پردہ کو بہت اہم قرار دیا ہے۔ اگر اس میں کسی احمدی عورت میں کمزوری ہے تو وہ عملاً اپنے عہد کو پورا نہیں کر رہی۔ پس نہ معاشرے کا خوف، نہ ہی اپنی دنیاوی خواہشات ایک احمدی کو مذہب کی تعلیم سے دور کرنے والی ہو۔ بلکہ ہر احمدی عورت کو اپنی عملی حالت کو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق گزارنے والا ہونا چاہئے۔

پھر ایک عہد سچائی پر ہمیشہ قائم رہنے کا عہد ہے۔ اس میں ہر ایک کو اپنے معیاروں کو دیکھنے کی

ضرورت ہے کہ کیا ہم سچائی کی حقیقی روح کے ساتھ اس پر قائم ہیں کہ نہیں۔ اسی طرح اولاد کی تربیت کا عہد ہے اس کو بھی بھرپور طور پر پورا کرنے کی کوشش ہونی چاہئے کہ وہ دین سے وابستہ ہیں کہ نہیں۔ بچہ کی سب سے اعلیٰ تربیت گاہ اس کی ماں ہے۔ پس اس کے لئے ماؤں کو بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ہماری ساری عورتیں یہ ذمہ داری ادا کرنے والی ہو جائیں بلکہ حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ پچاس فیصد بھی ہو جائیں تو نسلوں کی حفاظت کی وہ ضمانت بن جائیں گی۔

ان کے دین کو سنوارنے والی بن جائیں گی۔ ان کا خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے والی بن جائیں گی۔ اسی طرح اپنی اولاد میں اپنی قوم اور ملک کے لئے قربانی کا جذبہ پیدا کرنا بھی ماؤں کا کام ہے اور یہ بھی عہد ہے۔ آپ کے عہد میں شامل ہے۔ ان کے ذہنوں کو مکمل طور پر قوانین کی پابندی کے لئے تیار کرنا ماؤں کا کام ہے۔ برائی اور اچھائی میں تمیز پیدا کروانا ماؤں کا کام ہے۔ ملک کی ترقی کے لئے اپنا کردار ادا کرنا، اس کی طرف توجہ دلانا ماؤں کا کام ہے۔ خلافت سے بچوں کو جوڑنا اور اس کے لئے کوشش کرنا جیسا باپوں کا کام ہے ویسا ہی ماؤں کا بھی کام ہے۔ پس اس اہم ذمہ داری کو ہر ماں کو سمجھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق عطا فرمائے۔

اسی طرح ناصرات الاحمدیہ کا اجتماع بھی لجنہ کے ساتھ ہو رہا ہے۔ ناصرات بھی عہد کرتی ہیں۔ ان کو بھی اپنے عہدوں کو نبھانا چاہئے۔ چودہ پندرہ سال کی عمر ہوش کی عمر ہوتی ہے اور اچھا برا سمجھنے کی عمر ہوتی ہے اور یہ آخری عمر ہے ناصرات کی اور اس عمر میں ہی بہت ساری خواہشات بھی ہوتی ہیں۔ اگر دنیا کی طرف نظر ہو تو دنیاوی خواہشات دین پر حاوی ہو جاتی ہیں۔ اس لئے ہر احمدی بچی کو بہت محتاط رہنے کی ضرورت ہے اور اپنے عہد کو بار بار دہراتے رہنے کی ضرورت ہے تاکہ ہر احمدی بچی بجائے فضول دنیاوی خواہشات کے پیچھے چلنے کے اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لئے کوشش کرنے والی ہو۔ اور وہ اعلیٰ مقاصد ناصرات کے عہد میں یہ بیان کئے گئے ہیں کہ مذہب، قوم اور وطن کی خدمت کے لئے تیار رہنا، ہمیشہ سچائی پر قائم رہنا، خلافت احمدیہ کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہنا۔ پس اگر ہماری بچیاں اس عہد کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لیں تو جہاں اپنی زندگیاں محفوظ کر لیں گی وہاں آئندہ نسلوں کی زندگیوں کو بھی محفوظ کرنے والی ہوں گی اور انہیں خلافت سے جوڑنے والی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق عطا فرمائے اور یہ اجتماع جو ہو رہے ہیں ان کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

اجتماع کے حوالے سے اس مختصر بات کے بعد اب میں ایک پیارے عزیز کا ذکر خیر کرنا چاہتا ہوں جو گزشتہ دنوں ہم سے جدا ہوا۔ چند ہفتے پہلے ایک حادثہ کے نتیجہ میں ایک عزیز ہم سے جدا ہوا تھا اور چند دن پہلے جامعہ احمدیہ یوکے کا ایک اور بہت پیارا طالبعلم اور نوجوان جو جامعہ کی تعلیم تقریباً مکمل کر چکا تھا کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد ہم سے جدا ہوا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ ......۔

جس بچہ کا میں ذکر کر رہا ہوں اس کا نام مظہر احسن تھا۔ بیماری کی وجہ سے آخری سال کا امتحان نہیں دیا تھا لیکن جیسی اس عزیز نوجوان نے زندگی گزاری ہے وہ مربی اور (داعی الی اللہ) ہی تھا، امتحان پاس کرتا یا نہ کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس نوجوان کے اندر ایک جوش پیدا کیا ہوا تھا کہ اس نے کس طرح دین کی خدمت کرنی ہے۔ کس طرح اپنے اخلاق اور اپنی حالت کو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکموں کے مطابق ڈھالنا ہے اور اس پر عمل کرنا ہے۔ ہر انسان جو دنیا میں آیا اس نے ایک دن یہاں سے جانا ہے لیکن خوش قسمت ہوتے ہیں وہ جو اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس میں کامیاب بھی ہو جاتے ہیں۔

اس پیارے عزیز کے بارے میں جامعہ احمدیہ کے طلباء، اس کے دوست، اس کے اساتذہ مجھے لکھ رہے ہیں اور یہ صرف رسمی باتیں نہیں ہیں کہ کوئی شخص فوت ہو گیا تو اس کا ذکر خیر کرو بلکہ میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ وہ اخلاص و وفا اور عمل کا ایک نمونہ تھا۔ اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔ عزیز مرحوم والدین کا اکلوتا بیٹا تھا۔ اس کی دو بہنوں اور والدین نے بھی، خاص طور پر والدہ نے صبر کا اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہونے کا بہترین نمونہ دکھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزا دے اور ان کو صبر میں بڑھاتا رہے۔ ان سب کو اپنی جناب سے تسکین اور صبر کے سامان مہیا فرمائے۔

حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ فرمایا کہ:

”یاد رکھو کہ مصیبت کے زخم کے لئے کوئی مرہم ایسا تسکین دہ اور آرام بخش نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا ہے۔“

پس اللہ تعالیٰ پر ہی ہمیشہ بھروسہ ہونا چاہئے۔ عزیز مرحوم بھی صبر اور حوصلہ کی تلقین کرتا ہوا اس دنیا

سے رخصت ہوا ہے۔ غم اور دکھ تو ہوتا ہے جو قدرتی بات ہے اور ماں باپ، بہن بھائیوں کو سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن اس غم اور دکھ کو دعاؤں میں ڈھال کر ہم مرحوم کے درجات کی بلندی اور اپنے لئے صبر اور تسکین کا ذریعہ بنا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان قریبیوں کو بھی اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کا کچھ ذکر میں کرتا ہوں۔

اس بچے کو کینسر ہوا تھا اور اللہ کے فضل سے علاج سے اس کی شفا بھی ہو گئی تھی لیکن بعد میں کوئی ایسی سینہ کی انفیکشن ہوئی جس کا ڈاکٹروں کو پتہ نہیں چل سکا اور جس کی وجہ سے وفات ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ ......۔ مرحوم کے پڑدادا حضرت مستری نظام الدین صاحب حضرت مسیح موعود کے (رفیق) تھے اور ان کے نانا محترم چوہدری منور علی خان صاحب اور دادا حاجی منظور احمد صاحب دونوں درویشان قادیان میں سے تھے۔ جیسا کہ میں نے کہا یہ جامعہ احمدیہ کے طالبعلم تھے۔ موصی بھی تھے۔

بعض مختصر باتیں کروں گا کیونکہ لمبی تفصیل میں بعض ایسی جذباتی باتیں ہیں جن کو شاید بیان کرنا مشکل ہو لیکن بہرحال مختصراً میں ذکر کرتا ہوں۔ ان کی والدہ کہتی ہیں کہ مجھے مشورہ دینے والا، میرا رازدان اور ایک استاد کی طرح میری تربیت کرنے والا تھا۔ ہم میں ماں اور بیٹے کے رشتے کے ساتھ ساتھ ایک انوکھی قسم کی understanding بھی تھی۔ وہ مجھے اچھی طرح سمجھتا تھا اور میں اس کو۔ اس کو یہ بھی پتہ تھا کہ میری ماں کن چیزوں سے خوش ہوتی ہے اور کن سے نفرت کرتی ہے۔ کہتی ہیں کہ اکثر وہ مجھ سے خلافت کے نظام، خلیفہ وقت اور جماعت اور سب سے بڑھ کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ اور آپ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود کی باتیں کیا کرتا تھا اور یہی topic اسے پسند تھے۔ اگر کوئی دنیاوی باتیں بیچ میں آجاتیں تو تھوڑی دیر بعد وہ کہتا ان کو چھوڑیں، ہمارا ان سے کیا مطلب۔ اس کی خواہش تھی کہ اس سال جلسہ پر آئے لیکن اس کو احساس ہو گیا کہ ذرا مشکل ہو گا۔ اس لئے ایم ٹی اے پر سننا ہی اس نے مناسب سمجھا اور باقی گھر والوں کو بھیج دیا کہ آپ لوگ جائیں میں اکیلا یہاں سن لوں گا اور manage کر لوں گا۔ آپ فکر نہ کریں۔ (گلاسگو میں تھا) اس طرح بیماری کے باوجود گھر والوں کو اس نے بھیج دیا کہ آپ جا کے جلسہ سنیں۔ اپنے سارے کام خود کرنے کی عادت تھی اور کہتی ہیں کہ بیماری کے دوران اس کے مزاج میں مزید ٹھہراؤ اور نرمی آ گئی تھی اور کبھی بھی کوئی چڑچڑا پن اور غصہ اس کی طبیعت میں نہیں دیکھا گیا۔ جیسا کہ میں نے کہا اسے خون کا کینسر تھا۔ پہلی بیماری سے جب ٹھیک ہو گیا تو کمزوری تھی لیکن امیر صاحب سکاٹ لینڈ سے اس نے کہا کہ مجھ سے کچھ جماعتی کام لیں اور پھر اس نے وہاں نیوز لیٹر بنانا شروع کیا اور پھر باقی بھی جو کام کرنے والے تھے ان سے اِن ٹچ (in touch) رہتا تھا۔ ان کو بتاتا رہتا تھا کس طرح کام کرنا ہے۔

اسی طرح سکاٹ لینڈ میں ناصرات اور لجنہ کا اجتماع تھا تو وہاں اس نے ان کے لئے سندات ڈیزائن کیں۔ حضرت مسیح موعود کی کتب کا باقاعدہ مطالعہ کرنے والا تھا۔ 12 ستمبر کو دوبارہ جب اس کو دوسرے انفیکشن کا حملہ ہوا ہے (غالباً یہی دن تھے) تو کہتی ہیں مجھے بلایا اور کہا کہ میرے پاس آ کر بیٹھیں اور پھر کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اپنی انگلیوں پر گنیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو گننا شروع کیا اور پھر کہتا ہے اَور فضل گنائیں۔ تو کہتی ہیں کہ میں نے اس سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے اتنے فضل ہیں کہ میں گن نہیں سکتی۔ اس پر مظہر نے کہا کہ بس آپ کو یہی بتانا چاہ رہا تھا کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اس کے احسانوں کو ہمیشہ یاد رکھیں اور اس کا ہر حال میں شکر ادا کرتی رہیں۔ کہتی ہیں اس وقت مجھے سمجھ نہیں آئی کہ مظہر یہ کیا کہہ رہا ہے لیکن بہرحال ذہنی طور پہ تیار بھی کر رہا تھا۔

کہتی ہیں کہ تبشیر کے مہمان سکاٹ لینڈ آئے تو آخری قافلے کے انچارج راجہ برہان صاحب تھے۔ وہ مظہر کو ملے اور بہت خوش ہوئے کہ اس کی صحت اچھی ہے۔ کہتی ہیں میں نے مربی صاحب کو کہا کہ مظہر کو جماعت کا کام کرنے کا بہت جنون ہے۔ ہر وقت پلان بناتا رہتا ہے کہ آئندہ میں اس طرح کام کروں گا، اس طرح کام کروں گا۔ مربی بنوں گا تو یہ کروں گا۔

جب اس کو 2015ء کے اکتوبر میں یہ کینسر کی بیماری diagnose ہوئی تو اپنی بہن کو کہنے لگا کہ امی کو بہت احتیاط سے بتانا۔ ان کو میں روتا نہیں دیکھ سکتا۔

ہسپتال میں نماز، تلاوت اور ایم ٹی اے پر خطبات ضرور سنتا تھا۔ آن لائن پروگرامز میں نظمیں، تصویریں وغیرہ سب دیکھتا۔ کلاس فیلوز کے ساتھ باتیں بھی اس کی ہوتیں۔ اساتذہ کے ساتھ باتیں

ہوتیں۔ڈاکٹرز اور نرسز سے جماعت کی (دعوت الی اللہ) کی باتیں ہوتیں۔آخر وقت تک ہسپتال میں اپنی treatment ہمیشہ بیٹھ کر کروائی اور ڈاکٹروں کو پیس کانفرنس کے حوالے سے، جلسہ کے حوالے سے، جماعت کی مختلف ایکٹوٹیز کے حوالے سے ہمیشہ (دعوت الی اللہ) کرتا رہتا تھا۔یہاں جلسہ کے بعد جو مربیان کی میٹنگ ہوتی ہے اس میں اس کی کلاس بھی جو جامعہ سے پاس ہو کر فارغ ہو گئی تھی شامل ہوئی تو ان کو اس نے لکھ کے بھجوایا پیغام دیا کہ جو بھی میٹنگ کے پوائنٹس ہیں وہ مجھے بھی لکھ کر بھجیں تاکہ میں بھی انہیں اپنی زندگی کا حصہ بناؤں کیونکہ میٹنگ میں شامل نہیں ہوسکتا تھا۔اسے خلافت سے انتہائی پیار تھا اور جب عزیزم رضا کی اچانک وفات کا پتا لگا تو اس کی والدہ کہتی ہیں کہ میں نے پہلی دفعہ اسے اس طرح روتے دیکھا ہے۔میں پہلے گھبرا بھی گئی۔لیکن بہرحال اس کو یہ بھی فکر تھی کہ اچانک وفات ہوئی ہے اور والدین کو بھی اور خلیفۂ وقت کو بھی بڑا صدمہ ہوگا۔

کہتی ہیں ہم اپنے رب سے راضی ہیں کہ اللہ ہی کے ہیں اور اللہ کی باتیں اللہ جانے، ہمارا کام دعا کرنا تھا۔خدا کا کام قبول کرنا ہے، کرے یا نہ کرے۔کہتی ہیں مظہر جاتے جاتے بھی ہماری اصلاح کر گیا۔13 ستمبر عید کے دن صبح مظہر کو شدید کھانسی تھی۔اس نے مجھے قہوہ بنانے کا کہا۔بستر پر جا کے لیٹ گیا۔جب جا کے دیکھا تو بہت سخت تیز بخار تھا۔ایمبولینس کو بلایا اور اس نے جاتے جاتے پھر کہا کہ آج عید ہے آپ لوگ عید پڑھنے جائیں اور ہسپتال میرے ساتھ آنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تھوڑی دیر بعد میں وہاں سے فون کر کے آپ کو بلا لوں گا اور میں بھی وہاں جا کر اپنے فون پر عید کا خطبہ سن لوں گا۔اس بیماری میں بھی اس نے ان چیزوں کو یاد رکھا۔

صبح اس کی وفات ہوئی۔مظہر کی آواز اچھی تھی۔اس نے اپنے فون میں صبح نماز یا تہجد کے لئے الارم ریکارڈ کیا ہوا تھا۔ان کی بہن کہتی ہیں کہ جب اس کا آخری سانس تھا، وفات کا وقت ہو رہا تھا تو اس وقت اسی کی آواز میں ایک دم فون پر (نداء) کی آواز شروع ہو گئی جس نے ان لوگوں کو اَور زیادہ جذباتی کر دیا۔لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ کی یہ رضا تھی۔

بیشمار واقعات انہوں نے لکھے ہیں۔جب اس کو کینسر کی بیماری کا پتا لگا تو ان کی بہن عروبہ کہتی ہیں کہ کہنے لگا کہ میں ہر چیز برداشت کر سکتا ہوں لیکن اپنی ماں کو روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا اس لئے ان کو بڑی احتیاط سے بتانا اور اس کا bone marrow ہوا اور ان کی بہن کا ہی میچ کر گیا تو اس کو دیا گیا اور ڈاکٹر بھی حیران تھے۔پہلے کہتے تھے نہیں ہوسکتا لیکن بہرحال میچ کر گیا اور اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا بھی دے دی تھی لیکن بہرحال آخری تقدیر یہی تھی۔chemotherapy کے دوران بھی ڈاکٹروں کو (دعوت الی اللہ) کرتا رہا۔اللہ پہ بڑا توکل تھا اور کسی بات کی فکر نہیں تھی۔ ہمیشہ یہی کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے ضائع نہیں کرے گا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ اب یہاں سے لے کے گیا ہے تو انشاء اللہ اگلے جہان میں امید ہے اس کی خواہشات پوری ہو رہی ہوں گی۔

ڈاکٹر حفیظ صاحب کہتے ہیں کہ میں مظہر کو کینسر کی diagnosis کے بعد گلاسگو ملنے گیا تو اسے بہت متوکل انسان پایا اور وہاں ان کی والدہ نے کہا کہ یہ ہمیشہ یہ کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے احسانات کو ہمیشہ یاد کرتے رہیں۔گلاسگو سے مکرمہ بینظیر عبدالرافع صاحبہ کہتی ہیں میرا سری لنکا سے تعلق ہے اور مظہر کی والدہ اور ان کی بیٹیاں ہماری بڑی قریبی دوست ہیں۔جب کینسر diagnose ہوا تو ان کی فیملی سے مزید تعارف ہوا۔ان کی عیادت کے لئے ہسپتال گئے تو بڑی تسلی اور تحمل سے اپنی بیماری کے متعلق بتایا۔پھر جب کچھ عرصہ بیچ میں اس بیماری سے ٹھیک رہا تو گلاسگو میں ایک پانچ کلومیٹر کی چیریٹی واک تھی اس میں بھی شامل ہوا اور کہتا ہے یہ تو بڑی آسان تھی۔ میں نے بڑی آسانی سے کر لی۔ حالانکہ ایک لمبی بیماری میں سے گزرا تھا۔Chemotherapy وغیرہ خود ایک تکلیف دہ procedure (عمل) ہے۔

حافظ فضل ربی صاحب کہتے ہیں کہ قرآن کریم سیکھنے کا بے حد شوق تھا۔بڑی پیاری اور پرسوز آواز میں تلاوت کیا کرتے تھے اور جامعہ آنے سے پہلے بھی نیشنل تعلیم القرآن کلاس میں شامل ہونے کے لئے اپنی فیملی کے ہمراہ گلاسگو سے لندن آیا کرتے تھے۔کہتے ہیں کہ بعض امیگریشن کے ان کے مسائل تھے۔کیس پاس نہیں ہو رہا تھا جس کی وجہ سے جامعہ میں پڑھنے کے باوجود یہاں لندن سے ہر دو ہفتے بعد گلاسگو جانا پڑتا تھا اور پھر واپس آنا پڑتا تھا۔تو کہتے ہیں میں نے اس کو کہا کہ تمہیں بڑی تکلیف ہوتی ہوگی۔تو کہنے لگا کہ کسی عظیم مقصد کے لئے چھوٹی چھوٹی تکلیفیں کوئی تکلیف نہیں ہوتیں۔

جامعہ کے ایک استاد ہیں وسیم فضل صاحب وہ کہتے ہیں کہ مظہر احسن بہت باہمت، سنجیدہ، باادب، مستقل مزاج طالبعلم تھا۔عزیزم کا شمار ان چند طلباء میں سے ہوتا تھا جو اپنی ذمہ داری کو نہایت خلوص و وفا اور محبت اور جانفشانی سے سرانجام دیتے تھے۔انتظامی امور میں بہت اچھے تھے۔کہتے ہیں کہ ہماری ہوسٹل کی انتظامیہ میں کئی سال سے بطور prefect خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ایک موقع پر جب ایک اہم کام عزیز کے سپرد کیا جا رہا تھا تو کسی نے دریافت کیا کہ کیا عزیزم یہ کام کر لیں گے۔اس پر ایک استاد نے عزیزم کے بارے میں تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ کام سپرد کرنے کے بعد تو ہمیں مظہر سے چھپنا پڑتا ہے کیونکہ وہ تو پھر ہم سے زیادہ فکرمندی، سنجیدگی اور مستقل مزاجی کے ساتھ کام میں مشغول ہو جاتا ہے۔یہ کہتے ہیں عزیزم کی انتظامی صلاحیتیں اور بے لوث خدمت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ چند سال قبل جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلوں کے موقع پر عزیزم کی ڈیوٹی شعبہ ضیافت میں لگائی گئی۔کھیلوں کے آخری دن بہت سے مہمان تشریف لاتے ہیں اور دوپہر کو ظہرانہ کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔عزیزم نے اس موقع پر ساری رات جاگ کر تمام انتظامی کاموں میں بھرپور حصہ لیا اور ایک لمحے کے لئے بھی آرام نہ کیا۔اگلے روز بھی اسی بشاشت کے ساتھ خدمت میں مصروف رہا۔ پروگرام کے بعد عزیزم نے اس شعبہ سے متعلق ایک مفصل اور جامع رپورٹ بھی تیار کی جو اب بھی انتظامیہ کے پاس موجود ہے اور اس رپورٹ کے ذریعہ اس شعبہ کے کاموں میں بہت مدد مل رہی ہے۔

حافظ مشہود صاحب کہتے ہیں کہ کچھ عرصہ قبل جب عزیزم سے فون پہ بات ہوئی تو عزیزم نے اظہار کیا کہ میں جلد از جلد صحت یاب ہو کر بطور (مربی) دین کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ نیز کہا کہ اب جبکہ میرا علاج ہو رہا ہے تو میں نے اپنی مقامی جماعت میں کام کرنا شروع کر دیا ہے۔اسی طرح ایک موقع پر عزیزم نے ذکر کیا کہ وہ گلاسگو میں ہونے والی پانچ کلومیٹر چیریٹی واک میں حصہ لے رہا ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا۔

ملک اکرم صاحب وہاں کے مربی سلسلہ تھے۔انہوں نے لکھا کہ مظہر احسن صاحب کی فیملی جب دبئ سے گلاسگو شفٹ ہوئی تو خاکسار سکاٹ لینڈ میں بطور مربی خدمت بجا لا رہا تھا۔جس روز یہ فیملی گلاسگو میں آئی اسی روز (بیت) میں کوئی فنکشن ہو رہا تھا جس میں یہ فیملی بھی شریک ہوئی اور ہم نے دیکھا کہ مظہر احسن صاحب سلام دعا کے بعد سیدھے کچن میں چلے گئے اور کچن ٹیم کے ساتھ تمام کام محنت اور جانفشانی سے کرتے رہے۔ پہلے دن سے لے کر جب تک وہ جامعہ احمدیہ میں گئے ہمیشہ (بیت) اور جماعت کی بھرپور خدمت کرتے رہے۔نہایت کم گو، نفیس طبیعت کے مالک، ظاہر بھی صاف اور باطن بھی صاف۔ نہ کبھی گپ شپ میں شامل ہوئے، نہ کبھی وقت ضائع کیا۔انہیں وقت کے صحیح استعمال کا سلیقہ آتا تھا۔مربی سلسلہ ہونے کی وجہ سے وہ خاکسار کے بہت قریب رہتے اور انہیں خاکسار نے بہت قریب سے دیکھا۔اعلیٰ اخلاق کے مالک، بڑے ہی دھیرے لہجے میں گفتگو کرنے والے، ہر ایک کی عزت و احترام کرنے والے نوجوان تھے۔ان کی یہ دلی خواہش اور تڑپ تھی کہ ان کا وقف قبول ہو جائے اور جامعہ احمدیہ میں دینی تعلیم حاصل کر کے (مربی) بنیں اور خدمت دین کریں اور جس دن ان کو جامعہ میں داخلہ ملا اس دن وہ اتنے خوش تھے کہ گویا دنیا جہان کی نعمتیں مل گئی ہیں۔خلافت سے والہانہ عشق تھا۔

ارشد محمود صاحب قائد گلاسگو لکھتے ہیں کہ خاکسار شارجہ کا قائد خدام الاحمدیہ منتخب ہوا۔ پہلے یہ مظہر احسن بھی وہیں شارجہ میں تھے۔شارجہ قیام کے دوران جماعتی پروگراموں اور اجتماعات کے موقعوں پر ہونے والے علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے دیکھا۔ کہتے ہیں چونکہ شہر سے باہر دور ایک جگہ ہم اجتماع منعقد کیا کرتے تھے لہٰذا ہمیں کافی پہلے جا کر وقار عمل اور دوسری تیاری کرنی پڑتی تھی۔ مرحوم باوجود چھوٹی عمر کے ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ ان میں بڑی جرأت تھی اس کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک دفعہ اجتماع میں فی البدیہہ تقریر کا مقابلہ ہوا۔ یہ مقابلہ مشکل تھا اور عنوان بھی مشکل تھا۔مظہر نے بھی حصہ لیا اور کیونکہ تیاری بھی ان کی نہیں تھی تو خدام ان کی تقریر سن کے ہنسنے لگے مگر مظہر احسن نے اپنی تقریر جس طرح بھی کی اس کو پورا کیا اور کوئی پرواہ نہیں کی اور پھر کہنے لگا کہ اگر اسی طرح میں جھجک گیا تو فائدہ کوئی نہیں ہوگا۔ جھجک تو اسی طرح اترتی ہے۔اور پھر کہتا ہے کہ ہمیں خدام کو مقابلہ جات میں سنجیدہ ہونا چاہئے۔اس نے کوئی پرواہ نہیں کی کہ لوگ ہنس رہے ہیں کہ نہیں ہنس رہے۔اس نے کہا جھجک دور کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ میں بولتا چلا جاؤں جس طرح بھی مجھے آتا ہے۔

ایک ہمارے گیمبین مربی سلسلہ عبدالرحمٰن جام ہیں جنہوں نے پچھلے سال جامعہ پاس کیا۔ وہ کہتے

ہیں کہ جامعہ کے دوران برادرم کے ساتھ کافی وقت گزارا۔ جامعہ کے بعد ہم وَاٹس اَیپ (WhatsApp) کے ذریعہ رابطہ میں رہے۔ کہتے ہیں کہ خاکسار وہ میسیجز پیش کرتا ہے جو برادرم مظہر صاحب نے خاکسار کو بیماری کے بعد ارسال کئے۔ ایک یہ تھا کہ میں اس بیماری سے گزر رہا ہوں لیکن حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بہت زیادہ احسانات کئے ہیں۔ اس لحاظ سے مجھے خدا تعالیٰ کا مزید شکر ادا کرنا چاہئے اس لئے میں اس درد سے گزرنا مشکل نہیں سمجھتا۔ پھر یہ ایک ہے کہ میں بیماری کے متعلق نہیں سوچ رہا بلکہ میں اپنے مطمح نظر کو دیکھ رہا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جماعت کی کس رنگ میں بہترین خدمت کرسکتا ہوں۔

ان کے ایک دوست اور کلاس فیلو شیخ ثمر جو مربی بنے، کہتے ہیں ہمیشہ مسکراتے اور لوگوں کو خوش رکھتے۔ مظہر احسن ہر ایک سے ایک سلوک کرتا جیسے صرف وہی بندہ اس کا دوست ہے۔ کسی کو کسی بھی قسم کی دوری کا یا غیریت کا احساس نہیں ہونے دیتا تھا اور کبھی کسی کے ساتھ لڑائی نہیں کی۔ اس کا دل بہت بڑا تھا۔ ہر موقع پر (دعوت الی اللہ) کرتا اور کوئی بھی (دعوت الی اللہ) کا موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتا۔ ہسپتال میں تھا تو ادھر بھی بہت مشہور تھا کہ یہ (مومن) ہے جو ہر ایک کو (دعوت الی اللہ) کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے کبھی کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچی۔ کبھی کسی کو برا بھلا نہیں کہا۔ دوسروں کی جتنی مدد کرسکتا تھا اس سے بڑھ کر کرتا۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز کا خیال رکھتا۔ ہر ایک سے پیار اور محبت کے ساتھ رہتا۔

ساحل محمود ان کے کلاس فیلو، مربی ہیں۔ کہتے ہیں ایسی عمدہ شخصیت کے ساتھ سات سال گزارنے کا موقع ملا ہے۔ بیشمار خوبیوں کے مالک تھے۔ اعلیٰ مہمان نوازی، عاجزی اور انکساری میں اعلیٰ نمونہ۔ ہمیشہ حسن ظنی کا مظاہرہ کرنے والے۔ ہر کام میں نیک نیت۔ جامعہ کے شروع سالوں میں prefect تھے۔ prefect کا کام ہوتا ہے کہ وقت پر لائٹ آف کر کے لڑکوں کو کہنا کہ سو جاؤ۔ نمازوں کے لئے جگانا، کمرے کی صفائی کی طرف توجہ دلانا۔ کبھی کوئی جھگڑا ہو جاتا تو اسے روکنا۔ یہ سب ان کے کام تھے۔ تو طلباء ان کو تنگ بھی کرتے تھے۔ کہتے ہیں ہمیں ان کو تنگ کرنے کا بڑا مزہ آتا تھا۔ کہتے ہیں ایک مرتبہ خاکسار نے کوئی غلطی کر دی جس پر انہوں نے مجھے ڈانٹا اور پھر چند منٹ کے بعد میرے پاس آ کر معافی مانگنے لگ پڑے اور رو پڑے۔ بڑے نرم دل کے انسان تھے۔ کہتے ہیں کبھی میں بیمار ہوتا یا کسی وجہ سے طبیعت ٹھیک نہیں ہوتی اور چھٹی والے دن لیٹا ہوتا تو میرے اٹھنے سے پہلے میرے بستر کے پاس ناشتہ لا کر رکھ دیا کرتا اور کبھی نزلہ ہوا تو بغیر مجھے پوچھے فوری طور پر گرم پانی شہد میں ڈال کر میرے لئے لے آتا اور کہتے ہیں جو میرے سے ملاقاتیں ہوتیں ان کا بڑے شوق سے ذکر کیا کرتا تھا۔ مختصر یہ کہ زندہ دل، مخلص، عاجز، نیک، دین کا سچا مجاہد، تقویٰ شعار محنتی یہ تمام الفاظ مظہر کے لئے استعمال کئے جاسکتے ہیں۔ ایک خوبی یہ بھی تھی کہ جو چیز اپنے لئے پسند کرتا وہی اپنے دوستوں کے لئے بھی پسند کرتا اور کھانے پینے کے لئے جو کوئی چیزیں لاتا تو دوستوں کے لئے بھی لے کر آتا۔ سادگی سے زندگی بسر کرتا اور اس کو فضول خرچی کرتے بالکل نہیں دیکھا جو جوانی کی عمر میں بعض لڑکے کرتے ہیں۔ صفائی کا بہت خیال رکھنے والا اور نماز کا اور نماز تہجد کا باقاعدگی سے اہتمام کرتا۔ اس کے ایک کلاس فیلو کہتے ہیں کہ مجھے بھی اٹھاتا۔ انہوں نے کمرے میں ایک جائے نماز رکھی ہوئی تھی۔ کہتے ہیں میں نے کئی دفعہ دیکھا ہے کہ وہ راتوں کو اٹھ کر نفل ادا کیا کرتا تھا۔ بلا ناغہ ہفتہ وار نفلی روزے بھی رکھتا اور چندے دینے کا بڑا اہتمام کرتا۔ ہر چیز میں ترتیب تھی۔ اپنے وقت کو بڑی عقلمندی سے تقسیم کرنے والا تھا۔ جامعہ کی روزانہ کی تدریس کے علاوہ ان کی یہ روٹین تھی کہ قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرے۔ پھر جماعتی کتب کا کچھ مطالعہ کرے۔ پھر خواہ کیسا ہی موسم ہو ہر روز ورزش کرے۔ باقاعدگی سے اخبار کا مطالعہ کرے اور پھر دوپہر کو کچھ آرام بھی کرے جو صرف چند منٹ کا ہو اور پھر سونے سے پہلے باقاعدگی سے ڈائری لکھنا۔ یہ تھیں اس کی خصوصیات۔ اور خطبہ جمعہ کے باقاعدہ نوٹس لیتا اور پھر خطبہ کے پوائنٹس کو اپنے دوستوں میں ڈِسکس (discuss) کرتا۔ یہ کہتے ہیں کہ خلافت احمدیہ اور جماعت احمدیہ کے سچے فدائی تھے اور کبھی خلیفہ وقت یا نظام جماعت کے خلاف کوئی بات برداشت نہ کرتے۔ ہر تحریک پر لبیک کہتے اور دوسروں کو بھی یاددہانی کراتے۔ اپنے آپ کو خلیفہ وقت کے سپاہی سمجھتے اور یقیناً تھے۔ اکثر کہا کرتے تھے کہ خلافت کے لئے میں جان قربان کرنے کے لئے تیار ہوں اور پھر وہ صرف الفاظ نہیں ہوتے تھے بلکہ جذبات ظاہر کر رہے ہوتے تھے کہ یہ حقیقت میں وہی کچھ کرنے والا ہے جو کہہ رہا ہے۔ کینسر تشخیص ہوا تو ان کے دوست کہتے ہیں کہ ہمیں حوصلہ دلایا کہ پریشان مت ہو۔ بس خدا کے آگے جھکو۔ خدا تعالیٰ پر ایمان اور توکل بہت پختہ تھا۔ اپنی بیماری کو اپنے اوپر ایک آزمائش سمجھ کر قبول کیا۔ کسی کے آگے پریشانی یا تکلیف کا اظہار انہوں نے کبھی نہیں کیا۔

ان کے ایک دوست مربی شرجیل لکھتے ہیں۔ نہایت اعلیٰ اخلاق والے اور پیارے دوست تھے۔ بہت سی خوبیوں کے مالک، خیال رکھنے والے، خلافت کے مقام کا حقیقی طور پر ادراک رکھنے والے، توکل علی اللہ بہت مضبوط تھا۔ جماعت کے لئے سب کچھ قربان کرنے والے تھے۔ ایک فدائی تھے۔ کبھی کسی کو تکلیف یا نقصان نہ پہنچاتے۔ ہر وقت مسکراتے رہتے۔ کوئی انہیں کتنا ہی تنگ کرتا کبھی غصہ نہیں دکھاتے، کبھی جوش میں نہیں آتے۔ کبھی فضول باتیں نہیں کیں۔ لغو باتوں سے اجتناب کرتے۔ آج تک کبھی انہیں برے الفاظ یا بدگوئی کرتے نہیں دیکھا۔ ہر وقت ہر کام کو بڑے صبر اور حوصلہ سے اور بڑی لگن اور محنت سے اور بڑی ذمہ داری سے کرتے۔ کبھی کسی کام کو چھوٹا نہیں سمجھتے تھے۔ ہر ایک کی مدد کرتے۔ سستی کا ان میں نام ونشان بھی نہیں تھا۔ جامعہ سے بہت محبت تھی۔ قوت ارادی بہت مضبوط تھی۔ تکلیف کے باوجود ہمت نہیں ہاری اور آخر وقت تک بڑی ہمت سے اپنی بیماری کو بھی برداشت کیا۔ یہ کہتے ہیں کہ کبھی کسی کا مذاق نہیں اڑایا بلکہ لوگوں کو اس سے روکتے۔ ان میں وہ اوصاف تھے جو ایک مربی میں پائے جاتے ہیں۔ ان کے دوست لڑکے تو یہ کہتے ہیں کہ مہد ہ سے ہی کامل مربی تھے۔ تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے والے تھے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھنے والے تھے کہ میری trimmer کی آواز بھی اونچی ہے اس لئے جب لوگ سوئے ہوتے ہیں تو میں trim نہیں کرتا۔

کسی قسم کا تصنع نہیں تھا۔ جیسے اندر سے تھے ویسے ہی باہر تھے۔ قول وفعل میں مطابقت تھی۔ قرآنی احکامات کے پابند تھے۔ نوٹس تو ان کے اچھے تھے ہی لیکن ترجمۃ القرآن کے پابندی سے نوٹس بناتے تھے اسی وجہ سے ان کا ترجمہ بہت اچھا تھا۔

ایک جامعہ کے طالبعلم آفاق، مربی بن گئے ہیں۔ پاکستان سے آ کے یہاں داخل ہوئے تھے۔ پہلے وہ کچھ عرصہ جامعہ پاکستان میں پڑھے پھر یہاں ان کے والدین آ گئے تو وہ بھی یہیں آ گئے۔ کہتے ہیں کہ لوگ مجھے ملنے آئے تو مظہر بھی ملنے آیا اور دو منٹ کے بعد چلا گیا اور واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں بستر اور تکیہ وغیرہ تھے کہ تم یہ چیزیں لے کر نہیں آئے اس لئے میں نے لا کے تمہیں دے دی ہیں کیونکہ ان چیزوں کی ضرورت ہوگی۔ یہ کہتے ہیں کہ ہماری کلاس تین ماہ پہلے برادرم کی تیمارداری کے لئے سکاٹ لینڈ گئی تو بہت ہی خوش لگ رہے تھے۔ جب گھر ملنے گئے تو وہاں پر باقاعدہ بھرپور دعوت کا انتظام کیا ہوا تھا اور ہمیں زور دے کر کہہ رہے تھے کچھ نہ کچھ ضرور کھائیں۔

بہرحال انتہائی شریف اور وقف کی روح کو سمجھنے والا انسان تھا اور گو اس کو اللہ تعالیٰ نے زیادہ موقع نہ دیا اور چھبیس سال کی عمر میں وفات ہوگئی لیکن جہاں بھی اپنے دوستوں کی تربیت کا موقع ملا تربیت کی۔ جہاں (دعوت الی اللہ) کا موقع ملا (دعوت الی اللہ) کی اور بڑی کھل کے (دعوت الی اللہ) کی بلکہ آخری وقت میں بھی اپنے سامنے کچھ لکھ کے لگایا ہوتا تا کہ آنے والے ہر ڈاکٹر اور نرس اس کو پڑھیں۔ جب بھی دو تین دفعہ ہسپتال میں اور گھر میں بیماری کے دوران فون پہ میری ان سے بات ہوئی تو بڑے حوصلے سے جواب دیا کرتے تھے بلکہ ایک دفعہ تو ان کی والدہ نے کہا کہ دوائیوں کی وجہ سے ان کے منہ میں کچھ چھالے پڑے ہوئے ہیں اور بولا نہیں جاتا۔ لیکن جب میرے سے بات کی تو صحیح طرح بول رہا تھا۔ میں نے اسے کہا بھی کہ تم آرام کرو۔ لیکن انتہائی خلوص اور وفا سے کہنے لگا نہیں، اب میرے چھالے مجھے کوئی تکلیف نہیں دے رہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فضل بھی کیا اور اس کے بعد پھر وہ چھالے ٹھیک بھی ہو گئے۔ تو انتہائی وفادار اور اپنی زندگی کے مقصد کو سمجھنے والا احمدی بچہ تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس پر رحمتیں برساتا رہے۔ اس کے درجات بلند کرتا رہے۔ ہمیشہ اس کو ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی پایا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ دے اور اس جیسے ہزاروں واقفین بھی پیدا ہوں جو اس باریکی سے اپنے مقصد کو سمجھنے والے ہوں اور خاص طور پر ان کے والدین کے لئے، بہنوں کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صبر اور حوصلے میں بڑھاتا چلا جائے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور انور نے فرمایا:

ابھی نماز جمعہ کے بعد میں ان کی نماز جنازہ حاضر بھی پڑھاؤں گا، میں نیچے جاؤں گا احباب یہیں صفیں درست کر لیں۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر124563 میں نبیلہ سعید

بنت سعید احمد قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 18/16 دارالیمن وسطی سلام ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 14 فروری 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔نبیلہ سعید گواہ شد نمبر1۔خلیل احمد طاہر ولد حمید احمد گواہ شد نمبر2۔منصور احمد ولد محمد احمد

مسل نمبر124564 میں تنویر الاسلام

زوجہ منیر احمد قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 4/42 دارالعلوم وسطی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 12/اپریل 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) ترکہ خاوند 6 کنال 2لاکھ 50ہزار روپے (2) ترکہ والدین 6لاکھ روپے (3) جیولری 57 گرام 178600 روپے اس وقت مجھے مبلغ 17 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔تنویر الاسلام گواہ شد نمبر1۔عطاء الرحیم ولد منیر احمد گواہ شد نمبر2۔شرجیل احمد ولد منیر احمد

مسل نمبر124565 میں مہوش

بنت ظہیر احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد رحمٰن ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 19۔اپریل 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔مہوش گواہ شد نمبر1۔ظہیر احمد ولد رفیق احمد گواہ شد نمبر2۔شفیق احمد ولد رفیق احمد

مسل نمبر124566 میں سعیدہ قدوس

زوجہ عبدالقدوس آفتاب قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع و ملک چکوال، پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 26 دسمبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) جیولری 3 تولہ 140000 روپے اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔سعیدہ قدوس گواہ شد نمبر1۔ عبدالقدوس آفتاب ولد محمد صادق آفتاب گواہ شد نمبر2۔ ملک حفیظ احمد ولد ملک رشید احمد مرحوم

مسل نمبر124567 میں سید عاطف ندیم

ولد سید علامت علی شاہ قوم سید پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 12 مارچ 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔سید عاطف ندیم گواہ شد نمبر1۔سید سلامت علی شاہ ولد سید معصوم علی شاہ گواہ شد نمبر2۔سید مدثر احمد ولد سید سلامت علی شاہ

مسل نمبر124568 میں فیضان احمد ندیم

ولد ندیم احمد منیر قوم آرائیں پیشہ طالبعلم عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اٹک شہر ضلع و ملک اٹک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 8۔اپریل 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 2600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔فیضان احمد ندیم گواہ شد نمبر1۔ساجد خورشید قریشی ولد محمد خورشید قریشی گواہ شد نمبر2۔حمید احمد ولد شریف احمد

مسل نمبر124569 میں احسان احمد

ولد اسحاق احمد قوم ملک پیشہ طالبعلم عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع و ملک چکوال، پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 28 دسمبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔احسان احمد گواہ شد نمبر1۔ باسل احمد ولد طارق منور احمد گواہ شد نمبر2۔ملک حفیظ احمد ولد ملک رشید احمد مرحوم

مسل نمبر124570 میں عذرا ظہیر شاہ

زوجہ سید ظہیر احمد شاہ قوم...... پیشہ خانہ داری عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور، پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 27 دسمبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) جیولری 3 تولہ (2) حق مہر 25ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔عذرا ظہیر شاہ گواہ شد نمبر1۔سید ظہیر احمد شاہ ولد سید محمد یونس مرحوم گواہ شد نمبر2 ۔شکیب ظہیر شاہ ولد ظہیر احمد شاہ

مسل نمبر124571 میں سیدہ حمیدہ خانم

بنت سید محمد شاہ مرحوم قوم سید پیشہ خانہ داری عمر80 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور، پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 4۔اپریل 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) جیولری 5 تولہ 225000 روپے (2) نقد رقم 2 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔سیدہ حمیدہ خانم گواہ شد نمبر1۔سید فرخ حفیظ ولد سید عزیز احمد شاہد گواہ شد نمبر2۔سید منور احمد شاہ ولد سید احمد زمان شاہ

مسل نمبر124572 میں فرزانہ کوثر

زوجہ عظمت اللہ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میانوالی سندھواں ضلع و ملک سیالکوٹ ، پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18 مارچ 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) جیولری 3.5 تولہ 171500 روپے (2) حق مہر 53ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔فرزانہ کوثر گواہ شد نمبر1۔ بدر شہباز سندھو ولد شہباز محمود سندھو گواہ شد نمبر2۔ منور احمد سندھو ولد انور احمد سندھو

مسل نمبر124574 میں مریم مبشر

زوجہ حارث احمد قوم گل پیشہ خانہ داری عمر28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 54/21 دارالنصر شرقی محمود ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 2 مئی 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے ۔(1) حق مہر وصول شدہ بذریعہ زیور 2 تولہ 1 لاکھ روپے (2) جیولری 1 تولہ 44000ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔مریم مبشر گواہ شد نمبر1۔رانا احمد خان ولد عبدالرحمٰن گواہ شد نمبر2 زاہد محمود ولد محمد شریف

مسل نمبر124575 میں نصرت پروین

زوجہ انعام شمس قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر39 سال بیعت 1993ء ساکن طاہر آباد غربی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 17۔اپریل 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) حق مہر وصول شدہ بذریعہ زیور 2.5 تولہ 82300 روپے اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔نصرت پروین گواہ شد نمبر1۔محمد اقبال قمر ولد میاں غلام محمد گواہ شد نمبر2۔دلدار احمد ولد میاں غلام احمد

مسل نمبر124576 میں اقراء

بنت محمد داؤد ناصر قوم جنجوعہ پیشہ طالب علم عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 21/1 دارالفضل غربی فضل ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 3 جنوری 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) Ear Rings۔ 5ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔اقراء گواہ شد نمبر1۔محمد داؤد ناصر ولد راجہ محمد یعقوب گواہ شد نمبر2 ظفر اللہ رشید ولد چوہدری محمد ابراہیم رشید

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جا سکتی ہے

9 نومبر 2016ء

12:05 am	خطبہ جمعہ 30 ستمبر 2016ء (عربی ترجمہ)
1:10 am	The Bigger Picture
2:00 am	نورِ مصطفویؐ
2:20 am	آسٹریلین سروس
2:40 am	فیتھ میٹرز
3:55 am	سوال و جواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم
5:25 am	درس
5:55 am	یسرنا القرآن
6:30 am	گلشن وقف نو
7:10 am	براہین احمدیہ
7:45 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
8:20 am	سٹوری ٹائم
8:35 am	اسلامی اصول کی فلاسفی
8:55 am	نورِ مصطفویؐ
9:15 am	آسٹریلین سروس
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
11:35 am	الترتیل
12:05 pm	حضور انور کا جلسہ سالانہ جرمنی سے خطاب 27 جون 2010ء
1:40 pm	اردو سوال و جواب
2:50 pm	انڈونیشین سروس
3:50 pm	خطبہ جمعہ 4 نومبر 2016ء (سواحیلی ترجمہ)
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
5:35 pm	الترتیل
6:05 pm	خطبہ جمعہ 29۔ اکتوبر 2010ء
7:05 pm	بنگلہ سروس
8:10 pm	دینی و فقہی مسائل
8:45 pm	کڈز ٹائم
9:10 pm	مسلم سائنسدان
9:30 pm	فیتھ میٹرز
10:25 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کا جلسہ سالانہ جرمنی سے خطاب

10 نومبر 2016ء

12:55 am	فرنچ سروس
2:00 am	دینی و فقہی مسائل
2:35 am	کڈز ٹائم
3:00 am	خطبہ جمعہ 29۔ اکتوبر 2010ء
4:00 am	انتخاب سخن
5:05 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم
5:40 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
6:10 am	الترتیل
6:40 am	حضور انور کا جلسہ سالانہ جرمنی سے خطاب
8:15 am	دینی و فقہی مسائل
9:00 am	فیتھ میٹرز
9:50 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	یسرنا القرآن
11:50 am	حضور انور کا جلسہ سالانہ یو ایس اے سے خطاب 22 جون 2008ء
1:20 pm	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
1:50 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
2:55 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	جاپانی سروس
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم
5:20 pm	درس
5:45 pm	یسرنا القرآن
6:20 pm	Beacon of Truth
7:05 pm	خطبہ جمعہ 4 نومبر 2016ء
8:10 pm	آئینہ
8:40 pm	Persian Service
9:15 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
10:15 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	بیت الکرام

11 نومبر 2016ء

5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	درس
6:05 am	یسرنا القرآن
6:40 am	حضور انور کا جلسہ سالانہ یو ایس اے سے خطاب 22 جون 2008ء
8:10 am	سپینش سروس
8:40 am	پشتو سروس
8:50 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	حضور انور کا بیت خدیجہ کی افتتاحی تقریب 16۔ اکتوبر 2008ء
1:20 pm	راہِ ہدیٰ
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	دینی و فقہی مسائل
4:40 pm	تلاوت قرآن کریم
4:55 pm	سیرت النبی ﷺ
6:00 pm	خطبہ جمعہ
7:35 pm	Shotter Shondhane
8:35 pm	تشحیذ الاذہان
8:50 pm	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
9:20 pm	خطبہ جمعہ۔
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	حضور انور کا بیت خدیجہ کی افتتاحی تقریب سے خطاب

اطلاعات و اعلانات

نوٹ اعلانات صدر۔ امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں

درخواست دعا

۞ مکرم ملک محمد دوست صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ دارالعلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے بھتیجے مکرم ملک تصور حیات صاحب ابن مکرم ملک عبدالرؤف صاحب پیلو وینس ضلع خوشاب ایک پیچیدہ مرض میں مبتلا ہیں۔ کیموتھراپی ہو رہی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

۞ اہلیہ مکرم سردار نور احمد مرتضیٰ صاحب سابق مختار عام صدر انجمن احمدیہ پاکستان تحریر کرتی ہیں کہ میری بھاوجہ مکرمہ عابدہ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالمحسن محمود صاحب بعارضہ جگر بیمار ہیں۔ خون کی چار بوتلیں لگی ہیں۔ مگر طبیعت سنبھل نہیں رہی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم محمد افضل گجر صاحب صدر جماعت احمدیہ جنڈ وساہی ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم چوہدری عنایت محمد صاحب نمبردار مورخہ 20۔ اپریل 2016 کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے آپ کی نماز جنازہ جنڈ وساہی میں مکرم اعجاز احمد صاحب امیر ضلع سیالکوٹ اور پھر ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ دارالفضل میں تدفین کے بعد مکرم نعیم احمد بٹ صاحب امیر حلقہ ڈسکہ غربی ضلع سیالکوٹ نے دعا کروائی۔

مرحوم کو 1952ء میں اپنے خاندان میں سے سب سے پہلے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی اور شدید مخالفت کے باوجود اللہ کے فضل سے ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔ 1974ء میں گاؤں میں ہمارے عزیز و اقارب احمدیت سے منحرف ہو گئے مگر والد صاحب ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اکیلے ہی احمدیت پر قائم رہے اور جان و مال کی پرواہ کیے بغیر جماعت کے احکامات کی تعمیل کرتے رہے۔ پھر 2006ء میں مخالفین کی طرف سے گاؤں میں ہنگامہ برپا کیا گیا۔ اور آپ کے اموال اور رقم لوٹ کر لے گئے اور زدوکوب کیا اور احمدیہ بیت الذکر کو بھی شہید کر دیا گیا۔ اور سامان اکٹھا کر کے اس کو آگ لگا دی گئی۔

مرحوم بہت دلیر اور نڈر تھے۔ آپ کو ایک لمبا عرصہ بطور صدر جماعت جنڈ وساہی خدمت دین کی توفیق ملتی رہی۔ ملنسار، صوم و صلوٰۃ کے پابند، غرباء کی مالی معاونت بھی کرتے۔ جماعتی نمائندگان کو بہت خوش ہو کر اپنے پاس ٹھہراتے۔ جماعتی خدمات میں آپ پیش پیش رہتے۔ مالی تحریکات پر بھی لبیک کہتے اور بخوشی ان میں شامل ہوتے۔ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے وقف جدید کے لئے اپنی 6 کنال زمین جماعت کے لئے پیش کر دی۔ قرآن کریم کے ساتھ بہت پیار اور خاص عشق تھا۔ اکثر قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہتے تھے۔ اپنی زندگی کے آخری ایام میں گھر میں بھی تلاوت کرتے۔ ڈیرے پر جاتے ہوئے قرآن کریم ساتھ لے جاتے اور وہاں جا کر تلاوت کرتے رہتے۔

مرحوم نے پسماندگان میں چار بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ آپ کے ایک نواسے مکرم نعمان احمد صاحب بطور مربی سلسلہ خدمات دینیہ بجا لا رہے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور مرحوم کی نسلوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ مرحوم کی ان نیکیوں کو بجا لانے والے ہوں۔ آمین

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

۞ مکرم رفیع احمد رند صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے کراچی کے ضلع کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ابوالقاسم زہراوی

مسلمان طبیب اور سرجن

ابوالقاسم خلف بن عباس زہراوی 936ء میں قرطبہ کے ایک شہر ''الزہرا'' میں پیدا ہوا۔ سپین کے مشہور حکمران عبدالرحمٰن الناصر نے اپنے دارالسلطنت قرطبہ سے چار میل کے فاصلے پر ایک عظیم الشان محل تعمیر کرایا تھا اور اس کا نام اپنی ملکہ زہرا کے نام پر ''قصر زہرا'' رکھا۔ رفتہ رفتہ اس محل کے گرد وزرا اور حکام سلطنت نے اپنے مکان بنالئے اور وہاں ایک علیحدہ شہر آباد ہوگیا جو ''الزہرا'' کے نام سے موسوم ہوا۔ اسی شہر کی نسبت سے زہراوی کا لقب ابوالقاسم کے نام کا جزو بن گیا۔

ابوالقاسم کے آباؤ اجداد اندلس ہی کے رہنے والے تھے۔ اس نے مروجہ علوم حاصل کرنے کے علاوہ علوم طب وجراحت میں خصوصی کمال حاصل کیا اور سرجری کے میدان میں اپنا لوہا منوایا۔ اپنی تعلیم کی تکمیل کے بعد وہ قرطبہ کے شاہی شفاخانے کے ساتھ منسلک ہوگیا اور یہاں اس نے عملی تحقیق کا آغاز کیا۔ جس نے تھوڑے ہی عرصے میں اس کو جدید علم الجراحت (سرجری) کا موجد اور اپنے زمانے کا سب سے بڑا سرجن بنادیا۔

اس نے طب و جراحت کو اپنا پیشہ بنایا اور تصنیف وتالیف کا شغل بھی جاری رکھا۔ ابوالقاسم جو نادر آپریشن انجام دیتا تھا۔ اپنے روز افزوں تجربے سے فن جراحت میں جو نئی راہیں دریافت کرتا ہے۔ آپریشن کیلئے اپنی نگرانی میں جو نئے آلات بنواتا تھا۔ ان سب کی تفصیل وہ احاطہ قلم میں بھی لاتا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ اس کے قلم سے عمل جراحی پر ایک یگانہ روزگار تصنیف ''تعریف'' وجود میں آگئی۔ جو صدیوں تک یورپ کی تمام بڑی بڑی یونیورسٹیوں میں شامل نصاب رہی۔ اس کے ترجمے لاطینی، فرانسیسی اور کئی زبانوں میں چھپے۔

ابو القاسم کی مشہور تصنیف کا نام ''کتاب التعریف لمن عجز من التالیف'' ہے۔ ابوالقاسم بطور سرجن مشہور ہے۔ کہتے ہیں کہ پورے یورپ کو سرجری کا علم ابو القاسم ہی نے اپنی کتاب ''التعریف'' کی وساطت سے سکھایا۔ اس کتاب میں اس نے سرجری میں استعمال ہونے والے مختلف آلات کے نقش بنائے اور ان کے طریقہ استعمال کو تصاویر کے ذریعے واضح کیا۔

زہراوی نے ٹانسلز (Tonsils) کے آپریشن کا طریقہ دریافت کیا۔ اس کے علاوہ پیٹ اور پیشاب کی نالی کا کامیاب آپریشن کیا۔ اس نے مثانہ سے پتھری نکالنے کا طریقہ بھی دریافت کیا۔ وہ مثانہ سے پتھری توڑ کر نکالتا تھا۔ اس نے اندرونی زخموں کی اس مہارت سے بخیہ گری کی ہر زخم کا کوئی نشان دکھائی نہ دیتا تھا۔

وہ سخت عمل جراحی کے دوران بے ہوشی کی دوا دینے سے بھی بخوبی واقف تھا۔ زہراوی نے پہلی مرتبہ ماں کے پیٹ میں بچے کے مرجانے پر مردہ جنین کو رحم مادر سے جراحی کے ذریعے نکالنے کا طریقہ ایجاد کیا۔ ابوالقاسم زہراوی کا انتقال 1013ء میں اندلس میں ہوا۔

(شخصیات کا انسائیکلوپیڈیا)

نیا عزم اور نیا ارادہ

❁ زندہ قوموں کے افراد نئے عزم اور نئے ارادہ سے ترقی کے میدان میں آگے بڑھا کرتے ہیں اور ان کا قدم پیچھے نہیں پڑتا۔ آپ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ایک زندہ قوم کے افراد ہیں۔ اپنے دینی اور مرکزی آرگن الفضل کی توسیع اشاعت میں نئے عزم اور نئے ارادہ سے کوشاں ہونا ہی آپ کا ترقی کی طرف قدم ہوگا۔ اس طرف توجہ دیجئے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

تاریخ عالم 8 نومبر

☆ 1933ء: حضرت مسیح موعودکی پیشگوئی آہ نادرشاہ کہاں گیا پوری ہوئی۔

☆ مئی 1944ء سے لے کر 8 نومبر 1965ء تک حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے (یعنی تا انتخاب خلافت) تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل کے فرائض سرانجام دیئے۔

☆ 1965ء: سیدنا حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث منتخب ہوئے۔

☆ 8 نومبر تا 20 دسمبر 1985ء: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے قیام نماز سے متعلق خطبات ارشاد فرمائے اور ان میں فرمایا کہ ذیلی تنظیمیں ہر ماہ مجلس عاملہ کا ایک اجلاس قیام نماز پر غور کرنے کیلئے منعقد کریں۔

☆ 1992ء: فضل عمر ہسپتال میں نئے وارڈوں اور نرسز ہاسٹل کا افتتاح ہوا۔

☆ 1996ء: محمد صادق صاحب چک چٹھہ ضلع حافظ آباد پاکستان کو شہید کردیا گیا۔

☆ 2002ء: جون ایلیا پاکستان کے معروف شاعر وفلسفی کی بمقام کراچی وفات ہوئی۔

☆ 2008: بیت العافیت شیفیلڈ برطانیہ کا افتتاح ہوا

☆ 2010ء: مکرم شیخ محمود احمد صاحب آف مردان خیر پختونخواہ کو شہید کردیا گیا۔

(مرسلہ: مکرم فرید احمد حفیظ صاحب)

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 8 نومبر

طلوع فجر	5:06
طلوع آفتاب	6:28
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:16
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	31 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	13 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

8 نومبر 2016ء

6:20 am	حضور انور کا Roehampton University کا دورہ
7:50 am	خطبہ جمعہ 10 دسمبر 2010ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:20 pm	گلشن وقف نو
1:55 pm	سوال وجواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ 28 اکتوبر 2016ء (سندھی ترجمہ)

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
البشیر پیج جیولرز
میاں شاہد اسلام
+92 047 6214510
+92 333 6709546
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

انگریزی ادویات وٹیکہ جات کا مرکز، بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

داؤد آٹوز
DASCO Best Quality PARTS
ڈیلر: سوزوکی، پک اپ وین، آلٹو، F.X، جیپ کلٹس خیبر، جاپان، جینین جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب دعا: داؤد احمد، محمد عباس احمد، محمود احمد، ناصر الیاس
بادامی باغ لاہور 13-KA آٹو سنٹر
فون شوروم: 042-37700448
042-37725205

FR-10

MBBS in CHINA & EUROPE
Education Concern
67-C, Faisal Town, Lahore
0302-8411770 / 042-35162310
farrukh@educatuonconcern.com
www.educationconcern.com

مبشر شال اینڈ ہوزری
انڈین شال، امپورٹڈ جرسی، سویٹر، لنگی، لاچہ، رومال اور تولیا
نیز ہوزری کی تمام ورائٹی دستیاب ہے۔
دوکان نمبر P-228 چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
041-2627489, 0307-6000388

ہوزری کی دنیا میں بلند مقام ہے
لائل پور فیصل آباد کا پرانا نام ہے
لائل پور ہوزری سٹور
کارنر جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
طالب دعا: چوہدری منور احمد ساہی 0412619421

وردہ فیبرکس
Winter Variety
انتظار کی گھڑیاں ختم، لیلن ہی لیلن، کاٹن ہی کاٹن، کھدر ہی کھدر
تمام برانڈز کی ریپلیکا لیلن ہول سیل ریٹ میں حاصل کریں
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362,0476213883

خوشخبری
جنرل آؤٹ ڈور کا 100 روپے سے آغاز
ڈاکٹر مبارک احمد شریف ایم بی بی ایس پنجاب ایم اے بی پی (امریکہ)
بلڈ پریشر، بلڈ شوگر، یرقان، جوڑوں کا درد، پٹھوں کا درد
دائمی نزلہ وزکام، بچوں کی بیماریوں کے مشورہ کیلئے
اوقات: صبح 10 بجے تا 1:00 بجے دوپہر
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ: 0476213944

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے عمدہ، دلکش اور حسین زیورات کا مرکز
امین جیولرز
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
دکان: 0476213213
موبائل: 0333-5497411

سیل۔ سیل۔ سیل
Haier سپن اینڈ ڈرائر مشین 50-60 ماڈل پر زبردست سیل، 9500 روپے والا 8000 روپے میں دستیاب ہے۔ یہ آفر محدود مدت اور محدود سٹاک پر ہے۔
فیصل کراکری اینڈ الیکٹرونکس
ریلوے روڈ ربوہ: 03239070236

VINYL CENTER
Wall Paper
Window Blinds
Glass Paper
Vinyle Tiles
False Celling
PVC Paneling
Curtain Cloth
12-13-LG, Glamour 1 Plaza
Township, Lahore.
: 042-35151360
Mobile: 0300-4122757
0321-4251115
Email:vinylcener@yahpp.com
Interiors
A Faizan Butt